INTERNATIONAL JOURNAL OF
SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909

Volume 3, Issue 3, 2025

نذر و منت کی شرعی حیثیت اور اس کے سماجی و نفسیاتی اثرات
THE SHARI'AH LEGALITY OF VOWS AND ITS SOCIAL AND PSYCHOLOGICAL IMPACTS

Dr Saifullah Al-Azhari[*1], Maryam Sarfaraz[2]

[*1]*Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Peshawar*
[2]*MS Scholar, Department of Islamic Studies, University of Peshawar*

[*1]saifullahisl@uop.edu.pk, [2]maryam.sarfaraz301093@gmail.com

Corresponding Author: *
Dr Saifullah Al-Azhari

DOI: http://doi.org/10.5281/zenodo.19045201

Received	Accepted	Published
13 January 2025	23 February 2025	12 March 2025

ABSTRAC

This research paper provides a comprehensive analysis of the concept, significance, and legal framework of Vows (Nadhar) within the Islamic tradition. In Shari'ah, Nadhar is defined as a solemn pledge made by a believer to perform a virtuous act for the sake of Allah—such as optional prayers, fasting, or charity—that was not initially a religious obligation. The study explores the psychological and spiritual dimensions of this practice, emphasizing it as a profound expression of the relationship between the Creator and the created.

Drawing upon primary sources, the article examines the Quranic evidence where the fulfillment of vows is characterized as a trait of the righteous (Abad-Allah) and a prerequisite for Taqwa (God-consciousness). A comparative study of the four major schools of Islamic Jurisprudence (Fiqh) is presented, referencing authoritative texts such as Al-Hidayah (Hanafi), Al-Muwatta (Maliki), Kitab al-Umm (Shafi'i), and Al-Masail (Hanbali).

The research further distinguishes between a "Vow of Obedience" (Nadhar al-Ta'at), which is mandatory to fulfill, and a "Vow of Disobedience" (Nadhar al-Ma'siya), which is strictly prohibited. It clarifies the essential conditions for a valid vow, including the requirement that it must be dedicated solely to Allah and involve a recognized act of worship. Additionally, the paper addresses the social and economic impacts of vows, such as wealth redistribution through charity and support for the underprivileged.

The concluding sections provide a detailed distinction between a Vow (Nadhar) and an Oath (Yameen), alongside the specific rulings for Expiation (Kaffara) as ordained in the Holy Quran (Surah Al-Ma'idah: 89) for those unable to fulfill their pledges. This work serves as a scholarly guide for understanding the legal, ethical, and social boundaries of vowing in Islam.

Keywords: *Shari'ah legality of Vows, Social and Psychological Impacts of vows*

INTRODUCTION

اسلام میں نذر اور منت کا تصور محض مذہبی نہیں ہے، بلکہ یہ بندے اور خالق کے درمیان ایک خاص نفسیاتی اور روحانی تعلق کا اظہار ہے۔ منت کو عربی میں "نذر" کہا جاتا ہے، جس کا بنیادی مفہوم یہ ہے کہ انسان کسی مقصد کے حصول یا مصیبت سے نجات کے لیے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اوپر کوئی ایسی عبادت لازم کر لے جو شرعی طور پر اس پر فرض نہ تھی۔(جیسے

نفلی روزہ، نماز یا صدقہ)۔ اس کے لیے صریح الفاظ جیسے "اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے" استعمال کیے جاتے ہیں۔ نذر کو پورا کرنا واجب ہے، تاہم اگر نذر ماننے والا اسے پورا کرنے سے عاجز ہو جائے تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور احا دیث میں نذر کی اہمیت

قرآن حکیم میں نذر کو وفائے عہد اور نیکی کی صفت کے طور پر بیان کیا گیا ہے : ارشاد ربانی ہے ﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا﴾ [سورة الإنسان: 7]

ترجمہ: وہ اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔

حج کے موقع پر حکم : ﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ﴾ [سورة الحج: 29]

ترجمہ: اور انہیں چاہیے کہ اپنی نذریں پوری کریں۔

اللہ کا علم: ﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ﴾ [سورة البقرة: 270]

ترجمہ: اور جو کچھ تم خرچ کرو یا کوئی نذر مانو، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

نذر کے متعلق احادیثِ مبارکہ درج ذیل ہیں:

1 - نذر کی ادائیگی کا حکم :نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ»
"جس نے اللہ کی فرمانبرداری (نیکی) کی نذر مانی، تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی فرمانبرداری کرے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی (گناہ) کی نذر مانی، تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔"

2 - گناہ کی نذر کی ممانعت :رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" «لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ»
"اللہ کی نافرمانی (گناہ) میں نذر پوری کرنا جائز نہیں۔"

3 - نذر کا کفارہ : «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ»
نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔"

نذر کے بارے میں ائمہ اربعہ کی آراء

فقہائے اربعہ نے نذر کے وجوب اور اس کی شرائط پر مفصل بحث کی ہے:

امام ابو حنیفہؒ کے مطابق: نذرِ طاعت (نیکی کی منت) کو پورا کرنا واجب ہے، نہ کرنے پر کفارہ لازم ہے۔

امام مالکؒ کے مطابق: جو نذر اللہ کی رضا کے لیے ہو اسے پورا کرنا لازم ہے، معصیت کی نذر جائز نہیں۔

امام شافعیؒ کے مطابق: نذر کا پورا کرنا فرض ہے بشرطیکہ وہ نیکی کے کام میں ہو۔ ادائیگی میں نیت شرط ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ کے مطابق: نذر کو پورا کرنا واجب ہے، لیکن گناہ کے کام کی نذر پوری کرنا حرام ہے۔

نذر کی حقیقت اور اقسام

اسلامی فقہ کی روشنی میں نذر کا مطلب ہے اللہ سے عہد کرنا۔ جب انسان کہتا ہے کہ "میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اتنے نفل پڑھوں گا،" تو وہ دراصل اپنے آپ کو ایک اخلاقی اور شرعی بندھن میں جکڑ لیتا ہے۔ نذر کی بنیادی اقسام درج ذیل ہیں:

1 - نذرِ لجاج (مشروط نذر): کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے پر نذر ماننا۔ مثلاً: "اگر میری نوکری لگ گئی تو میں تین روزے رکھوں گا۔"

2 - نذرِ تبرر (غیر مشروط نذر): بغیر کسی شرط کے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کچھ لازم کر لینا یا کسی نعمت کے ملنے پر شکرانے کے طور پر کچھ کرنا۔

نذر اور منت کے حوالے سے صوفیاء اور علماء نے ایک باریک نکتہ بیان کیا ہے:

اعلیٰ درجہ (شکر گزاری): یہ وہ نذر ہے جو انسان کسی نعمت کے ملنے پر اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے مانے۔

ادنیٰ درجہ (بخیل کی نذر): احادیث میں مشروط نذر کو "بخیل کا مال" نکالنے کا ذریعہ کہا گیا ہے۔ یعنی وہ شخص جو عام حالات میں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا، لیکن جب اس کا اپنا کام اٹکتا ہے تو وہ اللہ سے "سودے بازی" کی کوشش کرتا ہے۔

نذر تقدیر کو نہیں بدلتی، بلکہ یہ بندے کی عاجزی اور اللہ کی رحمت کو متوجہ کرنے کی ایک التجا ہوتی ہے۔

نذر کے شرعی احکامات اور ضوابط

نذر کے درست ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا علم ہونا ضروری ہے:

صرف اللہ کے لیے: نذر صرف اللہ کے نام کی ہو سکتی ہے۔ کسی بزرگ یا مزار کے نام کی نذر ماننا شرک کے زمرے میں آتا ہے۔

جائز کام کی نذر: گناہ کے کام کی نذر ماننا حرام ہے (مثلاً: "کام ہوا تو میں غیر شرعی کام کروں گا")۔ ایسی نذر پوری نہیں کی جائے گی۔

اپنی ملکیت: انسان صرف اس چیز کی نذر مان سکتا ہے جو اس کے قبضے یا ملکیت میں ہو۔

عبادت ہونا: نذر اس کام کی ہوتی ہے جو بذاتِ خود عبادت ہو، جیسے نماز، روزہ، صدقہ یا حج۔

نذر پوری نہ کرنے کا کفارہ: اگر کوئی جائز نذر مانی گئی ہو لیکن انسان اسے پورا کرنے سے عاجز ہو جائے، تو اسے کفارہ دینا ہوگا۔ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا۔ یا دس مسکینوں کو لباس مہیا کرنا۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو، تو لگاتار تین دن کے روزے رکھنا۔

نذر اور منت کے تفصیلی شرعی احکام

1. وفاء کا وجوب (نذر پوری کرنا کب لازم ہے؟)

جب کوئی مسلمان عاقل اور بالغ ہو کر اپنی مرضی سے اللہ کے لیے کوئی نیکی (مثلاً نماز، روزہ، صدقہ) اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے، تو وہ نیکی اس پر "واجب" ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔ اگر کوئی نذر پوری نہیں کرتا تو وہ گناہ گار ہوگا، الا یہ کہ وہ اسے پورا کرنے سے بالکل عاجز (مجبور) ہو جائے۔

2. نذرِ معصیت (گناہ کی منت)

اگر کوئی شخص ایسی منت مانے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو (مثلاً: "میرا کام ہو گیا تو میں فلاں رشتہ دار سے تعلق توڑ دوں گا" یا "شراب بانٹوں گا")۔ ایسی نذر کو پورا کرنا حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "اللہ کی نافرمانی میں کوئی نذر نہیں"۔ ایسی صورت میں نذر توڑ دی جائے گی اور اس کے بدلے قسم کا کفارہ دینا لازم ہوگا۔

3. عاجزی اور مبہم نذر کا حل

بسا اوقات انسان جوشِ جذبات میں ایسی منت مان لیتا ہے جو اس کی استطاعت سے باہر ہوتی ہے (مثلاً: "میں ایک ماہ مسلسل پیدل چلوں گا" یا "روزانہ ایک لاکھ روپے صدقہ دوں گا")۔ اگر نذر پوری کرنا ناممکن ہو جائے، تو اسلام اسے ختم کرنے کا راستہ دیتا ہے۔ آپ کو وہی کفارہ دینا ہوگا جو قسم توڑنے کا ہے (10 مسکینوں کو کھانا کھلانا یا 3 روزے رکھنا)۔ یہی حکم اس نذر کا ہے جو مبہم ہو (مثلاً: "میں کچھ کروں گا" مگر یہ نہ بتایا ہو کہ کیا)۔

4. نذر کے الفاظ (کب منت منعقد ہوتی ہے؟)

صرف دل میں سوچنے یا ارادہ کرنے سے نذر واجب نہیں ہوتی۔ زبان سے ایسے الفاظ نکالنا ضروری ہے جو "لازم" کرنے پر دلالت کریں۔

اگر آپ کہیں: "انشاء اللہ میں بکرا ذبح کروں گا"، تو یہ ایک وعدہ ہے، نذر نہیں۔

اگر آپ کہیں: "اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے کہ میں بکرا ذبح کروں"، تو یہ شرعی نذر بن گئی جسے پورا کرنا اب آپ پر فرض ہے۔

5. نذر کے گوشت یا مال کا استعمال

یہ ایک عام معاشرتی غلطی ہے کہ لوگ منت کا گوشت خود بھی کھاتے ہیں اور اپنے امیر رشتہ داروں کو بھی کھلاتے ہیں۔ نذر کا مال دراصل اللہ کی راہ میں دیا گیا وہ صدقہ ہے جو اب آپ کی ملکیت سے نکل چکا ہے۔ اس لیے: نذر ماننے والا خود اسے نہیں کھا سکتا۔ اس کے والدین، دادا دادی، اور اولاد (بیٹا، بیٹی، پوتے وغیرہ) نہیں کھا سکتے۔ مالدار لوگ (صاحبِ نصاب) بھی اسے نہیں کھا سکتے۔ صرف غریب اور مستحق افراد ہی اس کے حقدار ہیں۔

6. جگہ اور وقت کی قید

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے کسی خاص مسجد یا شہر میں صدقہ دینے کی منت مانی ہے، تو وہیں دینا ضروری ہے۔ شرعی طور پر نذر کا اصل مقصد "عبادت" ہے، جگہ نہیں۔ اگر آپ نے مکہ میں بکرا ذبح کرنے کی نذر مانی لیکن وہاں نہیں جا سکے، تو آپ اپنے شہر میں بھی ذبح کر کے غریبوں کو کھلا سکتے ہیں۔ آپ کی نذر پوری ہو جائے گی۔

مزارات اور بزرگوں کے نام کی نذر

تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ نذر صرف اللہ کی عبادت ہے۔ کسی قبر، آستانے یا ولی کے نام پر نذر ماننا کہ "اے فلاں بزرگ! آپ میرا کام کر دیں تو میں آپ کے نام کا بکرا دوں گا"، یہ شرک اور باطل عمل ہے۔ نذر ہمیشہ اللہ کے نام کی ہونی چاہیے، ہاں اس کا ثواب (ایصالِ ثواب) کسی بزرگ کی روح کو پہنچایا جا سکتا ہے۔

نذر اور قسم میں فرق:

نذر (منت) اور قسم (یمین) بظاہر ایک جیسے لگتے ہیں کیونکہ دونوں میں انسان اپنے اوپر کسی چیز کو لازم کرتا ہے، لیکن شرعی اور فقہی اعتبار سے ان میں واضح فرق پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں ان کے درمیان بنیادی فرق کی تفصیل دی گئی ہے:

1 ۔تعریف کا فرق: نذر (Vow): کسی ایسی نیکی (عبادت) کو اپنے اوپر لازم کر لینا جو پہلے سے فرض نہیں تھی۔ اس کا مقصد اللہ کا قرب حاصل کرنا یا کسی نعمت پر شکر ادا کرنا ہوتا ہے۔ (مثلاً: "اللہ کے لیے مجھ پر دو نفل واجب ہیں")۔

جبکہ قسم (Oath): کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اللہ کے نام کی گواہی دینا تاکہ اس بات میں پختگی پیدا ہو جائے۔ اس کا تعلق صرف عبادت سے نہیں بلکہ دنیاوی کاموں سے بھی ہو سکتا ہے۔ (مثلاً: "اللہ کی قسم! میں کل لاہور نہیں جاؤں گا")۔

2 ۔ مقصد اور نیت

نذر: اس کا رخ ہمیشہ اللہ کی طرف ہوتا ہے اور یہ ایک طرح کی عبادت کا وعدہ ہے۔

قسم: اس کا مقصد سامنے والے کو یقین دلانا یا اپنے ارادے کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔

3۔ متعلقہ چیز (جس پر نذر یا قسم لی جائے)

نذر: نذر صرف عبادات میں ہوتی ہے (جیسے نماز، روزہ، صدقہ)۔ اگر کوئی کہے کہ "میں نذر مانتا ہوں کہ کھانا کھاؤں گا" تو یہ نذر منعقد نہیں ہوگی کیونکہ کھانا کھانا بذاتِ خود عبادت نہیں۔ جبکہ قسم یہ ہر جائز کام پر اٹھائی جا سکتی ہے۔ چاہے وہ سونا، جاگنا، کھانا یا کسی سے ملنا ہو۔

4۔ کفارہ (پورا نہ کرنے کی صورت میں)
اگرچہ نذر اور قسم دونوں کو توڑنے کا کفارہ (10 مسکینوں کو کھانا کھلانا یا 3 روزے رکھنا) ایک ہی ہے، لیکن ان کی نوعیت میں فرق ہے:
نذر: اگر نذر پوری کرنا ممکن ہو تو اسے ہر حال میں پورا کرنا واجب ہے، کفارہ صرف اس وقت ہے جب بندہ بالکل عاجز (مجبور) ہو جائے۔ اگر نذر گناہ کی ہے تو اسے توڑنا واجب ہے اور کفارہ دینا لازم ہے۔
قسم: اگر قسم توڑنا کسی بہتر کام کے لیے ضروری ہو (مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ میں بھائی سے بات نہیں کروں گا) تو اسے توڑ دینا چاہیے اور کفارہ ادا کرنا چاہیے۔
5۔ مصرف (استعمال کا فرق)
نذر: اگر نذر مالی ہے (جیسے کھانا یا گوشت) تو وہ صرف غریبوں اور مسکینوں کا حق ہے۔ صاحبِ نذر خود یا اس کے امیر رشتہ دار اسے نہیں کھا سکتے۔
قسم: قسم توڑنے کا کفارہ بھی غریبوں کو دیا جاتا ہے، لیکن قسم کا تعلق عام طور پر کسی مالی صدقے سے نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں نذر کی نیت شامل نہ ہو۔
خلاصہ کلام یہ کہ: نذر اللہ سے عبادت کا عہد ہے، جبکہ قسم اللہ کے نام سے اپنی بات کی سچائی کا عہد ہے۔

نذر و منت کے سماجی و نفسیاتی اثرات

نذر و منت انسانی زندگی میں "امید "اور معاشرے میں "تعاون "کا سنگِ میل ہے۔ یہ فرد کو تنہائی اور مایوسی سے نکال کر ایک ایسے عمل میں شامل کر دیتی ہے جس کا فائدہ پوری انسانیت کو پہنچتا ہے۔ نذر اور منت انسانی معاشرت کا ایک قدیم اور گہرا حصہ ہیں۔ چاہے وہ کسی مذہبی عقیدت کا نتیجہ ہوں یا کسی مشکل گھڑی میں سکون کی تلاش، ان کے اثرات محض روحانی نہیں ہوتے بلکہ یہ ہماری نفسیات اور سماجی ڈھانچے پر بھی گہرے نقوش چھوڑتے ہیں۔
ذیل میں نذر و منت کے اہم سماجی اور نفسیاتی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے:
نفسیاتی اثرات(Psychological Effects)
نفسیاتی طور پر، منت ماننا انسان کے لیے ایک "دفاعی میکانزم کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس سے بے چینی میں کمی آتی ہے، جب انسان کسی ایسی مشکل میں ہوتا ہے جو اس کے اختیار سے باہر ہو (جیسے بیماری یا قانونی مسئلہ)، تو منت ماننے سے اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ اس نے مسئلے کے حل کے لیے ایک "معاہدہ" کر لیا ہے۔ یہ احساس ذہنی تناؤ اور بے چینی کو کم کرتا ہے۔ اسی طرح یہ امید کا سہارا ہوتا ہے کیونکہ منت مایوسی کے بادلوں میں امید کی ایک کرن ہوتی ہے۔ یہ انسان کو یہ یقین دلاتی ہے کہ حالات بدل سکتے ہیں، جس سے اس کی ذہنی ہمت برقرار رہتی ہے۔نیز اس سے احساسِ تشکر بڑھتا ہے کیونکہ منت پوری ہونے پر جب انسان اسے پورا کرتا ہے، تو اس کے اندر عجز اور شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، جو شخصیت میں نرمی لاتے ہیں۔
سماجی اثرات: سماجی سطح پر نذر و منت ایک پل کا کام کرتی ہے جو افراد کو معاشرے اور ضرورت مندوں سے جوڑتی ہے۔ نیز اس سے سخاوت اور خیرات کو فروغ ملتا ہے زیادہ تر منتیں کھانا کھلانے، خیرات کرنے یا ضرورت مندوں کی مدد سے وابستہ ہوتی ہیں۔ اس سے معاشرے کے غریب طبقے تک وسائل پہنچتے ہیں اور سماجی ہمدردی پروان چڑھتی ہے۔
مزید براں نذر و منت سے مذہبی و ثقافتی ہم آہنگی کو بھی فروغ ملتا ہے کیونکہ درگاہوں، مساجد یا مخصوص مقامات پر منتوں کی ادائیگی کے دوران مختلف پس منظر کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ اجتماع سماجی میل جول اور یگانگت کا ذریعہ بنتا ہے۔ نذر و منت کے طریقے ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتے ہیں، جو کسی بھی معاشرے کی ثقافتی شناخت کو مضبوط بنانے میں مدد دیتے ہیں۔
منفی پہلو اور احتیاط: جہاں اس کے مثبت پہلو ہیں، وہاں کچھ منفی سماجی اثرات بھی دیکھنے کو ملتے ہیں:
1 - متوہم پرستی :بعض اوقات لوگ محنت اور منطقی حل کے بجائے صرف منتوں پر تکیہ کر لیتے ہیں، جو معاشرتی ترقی میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔
2 - استحصال :بعض جگہوں پر سادہ لوح لوگوں کو نذر و نیاز کے نام پر مالی طور پر لوٹا بھی جاتا ہے۔
خلاصہ کلام یہ ہے کہ نذر دراصل اللہ کی رضا کے لیے کسی ایسی غیر فرض عبادت (جیسے نفلی روزہ یا صدقہ) کو اپنے اوپر لازم کر لینا ہے جو انسان کسی مقصد کے حصول یا مصیبت سے نجات کے لیے مانتا ہے۔ شرعی طور پر نذرِ طاعت کو پورا کرنا واجب ہے، جبکہ گناہ کی نذر حرام ہے اور ادائیگی سے عاجز ہونے کی صورت میں قسم کا کفارہ (دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا تین روزے) لازم آتا ہے۔ نذر اور منت انسان کو نفسیاتی طور پر امید اور ذہنی تسکین فراہم کرتا ہے اور سماجی سطح پر دولت کی گردش اور غرباء کی کفالت کا ذریعہ بنتا ہے۔ تاہم نذر صرف اللہ کے نام کی ہونی چاہیے اور اسے توہم پرستی یا مزارات پر غیر شرعی رسومات کا ذریعہ بنانے کے بجائے خالصتاً شکر گزاری اور انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت ہونا چاہیے کیونکہ نذر و منت کا عمل دراصل انسانی عجز اور اعلیٰ طاقت پر بھروسے کا اظہار ہے۔ یہ فرد کو ذہنی سکون دیتا ہے اور معاشرے میں بانٹنے کے عمل کو فروغ دیتا ہے۔ اگر اسے توہم پرستی سے بچا کر خالص انسانی ہمدردی اور شکر گزاری کے جذبے کے ساتھ جوڑا جائے، تو یہ ایک بہترین سماجی روایت ہے۔

مصادر و مراجع

1. صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، حدیث نمبر: 6696، ناشر :دار طوق النجاة، بیروت 2001ء
2. صحیح مسلم، کتاب النذر، حدیث نمبر: 1641، ناشر :دار إحياء التراث العربي، بیروت (تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي)1955 ء
3. سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، حدیث نمبر: 3290، ناشر :المكتبة العصرية، صيدا - بيروت 1998ء
4. الہدایہ (شرح بدایۃ المبتدی)، کتاب النذر، جلد 2، صفحہ 494، ناشر :دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔ 1995ء
5. الموطا امام مالک، کتاب النذور والایمان، جلد 2، صفحہ 471، ناشر :دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان 1985ء
6. کتاب الام، باب النذر، جلد 2، صفحہ 283، ناشر :دار المعرفہ، بیروت، لبنان۔ 1990ء